# دُوراندیشی کی طاقت

اسے پڑھنے کا جنون تھا لیکن گھریلو حالات ایسے تھے کہ وہ اپنے لیے کتابیں نہیں خرید سکتا تھا۔ یہ لگن اسے مسٹر جیمس اینڈرسن کی لائبریری تک لے جاتی جہاں وہ گھنٹوں مطالعہ میں مصروف رہتا۔ اس نے پختہ عزم کیا تھا کہ مجھے جب بھی موقع ملا میں طلبہ کے لیے لائبریری کھولوں گا۔ اس لڑکے کا نام اینڈریو کارنیگی تھا جسے خدا نے دوراندیشی کی بھرپور صلاحیت سے نوازا تھا۔ وہ زندگی میں کچھ بڑا کرنا چاہتا تھا۔ اس نے ٹیلی گراف کمپنی میں ملازمت اختیار کی۔ جس کے بعد ریل کے لیے پٹریاں بچھانے والی کمپنی میں کام کرنے لگا۔ وہ اپنے سپروائزر کو دیکھتا تو سوچتا کہ اس میں اور مجھ میں کیا فرق ہے؟ یہ سوچ اسے آگے بڑھنے پر اُکساتی اور اس بنیاد پر ایک دن وہ سپروائزر بن گیا۔ کچھ عرصہ بعد اس کے پاس کافی پیسے جمع ہو گئے تو وہ مختلف کمپنیوں میں سرمایہ کاری کرنے لگا۔

صاحبِ بصیرت انسان اپنے آج کے عمل کی بنیاد کل پہ رکھتا ہے۔ بنیادی طور پر انسان جلد باز ہے۔ وہ جلدی نتائج چاہتا ہے جس کی وجہ سے بعض اوقات اسے نقصان بھی اُٹھانا پڑتا ہے۔ اس کے برعکس بصیرت والے شخص میں صبر پایا جاتا ہے۔ کیونکہ صبر سے جو فوائد ملتے ہیں وہ جلد بازی سے نہیں ملتے۔

اس نے اندازہ لگالیا تھا کہ مستقبل میں مسافر ایسی ٹرینوں کو ترجیح دیں گے۔ چنانچہ اس نے ریلوے میں بہت بڑی سرمایہ کاری کی۔ اندازہ درست ثابت ہوا اور اینڈریو نے خوب پیسہ کمایا۔ 1865ء میں اس نے Keyston Bridge نامی کمپنی بنائی۔ اس کمپنی نے پہلی بار نہروں پر اسٹیل کے پل بنا کر کارنامہ سرانجام دیا۔

اسی وجہ سے اسٹیل کو مقبولیت ملی اور کمپنی ترقی کرنے لگی۔ آپ اینڈریو کارنیگی کی دوراندیشی کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ اس نے خام مال سے لے کر اسٹیل تیار ہونے تک تمام مشینریاں خرید لیں تاکہ مستقبل میں کسی قسم کے مسئلے کا سامنا نہ کرنا پڑے اور ان تمام چھوٹی بڑی کمپنیوں کو ملا کر ''کارنیگی اسٹیل کمپنی'' کی بنیاد رکھی جس کی بدولت وہ کچھ عرصے میں دنیا کا مال دار ترین انسان بن گیا۔ کارنیگی وہ شخص تھا جس نے امریکا کو معاشی طاقت بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ وہ منفرد انسان تھا جس نے اپنی ذات سے وعدہ کیا تھا کہ جب میری عمر 35 سال ہو جائے گی تو میں ریٹائر ہوں گا لیکن یہ وعدہ وفا نہ کر سکا، البتہ 1901ء میں اس نے اپنا کاروبار 480 ملین ڈالر میں فروخت کر دیا اور اپنی باقی زندگی اور 90 فی صد دولت (تقریباً چھ ہزار کروڑ ڈالرز) قوم کی فلاح کے لیے وقف کر دی۔

اس نے جان لیا تھا کہ آنے والا وقت علم وتحقیق کا ہے اور جو قوم اس میدان میں ماہر ہوگی، وہی فاتح عالم بنے گی۔ چنانچہ اس نے ملک میں 2900 لائبریریاں اور تحقیقی مراکز قائم کیے اور قوم کی تقدیر بدل کر رکھ دی۔ آج اگر امریکہ معاشی طاقت ہے اور ستاروں پر کمندیں ڈال رہا ہے تو اس میں بڑا حصہ اینڈریو کارنیگی کی بصیرت اور دور اندیشی کا ہے۔

آپ اگر ساحل پر کھڑے ہوں اور سمندر کی طرف دیکھیں تو پانی آپ کو لہروں کی صورت میں نظر آئے گا۔ یہ لہریں بنتی ہیں، اُچھلتی ہیں، ڈوبتی ہیں اور دوبارہ نمودار ہوتی ہیں۔ سمجھیں کہ زندگی سمندر ہے۔ آج آپ زندگی کے کسی کنارے پر کھڑے کوئی عمل کرتے ہیں تو ممکن ہے کہ اس کا نتیجہ ایک دن بعد یا ہفتہ، مہینہ، سال، دس سال بعد مل جائے۔ جس طرح سمندر میں لہریں اُچھلتی اور ڈوبتی ہیں اسی طرح زندگی میں بھی ہماری محنت کے نتائج کبھی ظاہر ہوتے اور کبھی غائب رہتے ہیں۔

اب یہاں دو صورتیں ہیں۔ جس انسان کی سوچ بلند ہوگی تو وہ اس بات پر افسردہ نہیں ہوگا کہ مجھے محنت کا نتیجہ ملنے میں دیر کیوں لگ رہی ہے اور جس کی سوچ چھوٹی ہوگی وہ اس بات کو بڑا غم بنا کر محنت کرنا چھوڑ دے گا اور عین ممکن ہے کہ ناشکرا بھی بن جائے۔ خدا نے ہمیں دیکھنے کے لیے آنکھیں عطا کی ہیں لیکن ہماری یہ صلاحیت محدود ہے۔ البتہ جسے بصیرت ملی ہو تو وہ اُس مقام تک دیکھ سکتا ہے جہاں تک عام فرد نہیں دیکھ سکتا۔ دور اندیش اور صاحب بصیرت انسان کی نظر صدیوں پر محیط ہوتی ہے اور وہ مستقبل بعید کا اندازہ لگا کر اس کے لیے محنت شروع کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات عظیم شخصیات کو لوگ سمجھ ہی نہیں پاتے۔ بصیرت والا انسان محنت کا فوری نتیجہ نہ ملنے پر پریشان نہیں ہوتا۔ وہ اپنی دور اندیشی کی بنیاد پر دیکھ لیتا ہے کہ آج کا عمل میرے مستقبل کو سنوار رہا ہے جب کہ بصیرت سے محروم انسان صبر سے محروم ہوتا ہے۔ کیوں کہ صبر سے جو فوائد ملتے ہیں وہ جلد بازی سے نہیں ملتے۔

اینڈریو کارنیگی جب بڑھاپے کو پہنچا تو اس نے اپنے تجربات اور کامیابیوں سے نئی نسل کو مستفید کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے اعلان کیا کہ مجھے لکھاری کی ضرورت ہے۔ اگلے دن بہت سے لوگ انٹرویو دینے کے لیے آئے لیکن اسے کوئی بھی پسند نہیں آیا۔ آخر میں ایک جوان آیا۔ اینڈریو نے اس کی آنکھوں کی چمک سے اندازہ لگایا کہ اس میں کام کرنے کا جذبہ موجود ہے۔ اس نے جوان سے کہا کہ میں تمہیں اپنے لیٹر ہیڈ پر خط لکھ کر دیتا ہوں جس کی بنیاد پر تم دنیا کی 700 کامیاب ترین اور مال دار ترین شخصیات کا انٹرویو کر سکو گے۔ یہ سب میرے دوست ہیں لیکن میری ایک شرط ہے۔ جوان نے سوالیہ نظروں سے اینڈریو کارنیگی کی طرف دیکھا تو وہ بولا: شرط یہ ہے کہ تمہیں اس کام کا کوئی معاوضہ نہیں ملے گا۔ یہ جوان نپولین ہل تھا۔ اس نے ایک لمحے کے لیے سوچا اور پھر بولا: مجھے منظور ہے۔

اس نے کئی سال تک اس پراجیکٹ پر کام کیا اور آخرکار Think and grow rich کے نام سے کتاب لکھی۔ اس کتاب میں دنیا کی کامیاب ترین شخصیات کی وہ صفات بیان کی گئی ہیں جن کی بدولت یہ لوگ کامیاب ہوئے تھے۔ یہ کتاب 1937ء میں منظرعام پر آئی اور بے انتہا مقبول ہوئی۔ اسے The Bible of Success کہا جانے لگا۔ یہ کتاب کامیابی کے فلسفے پر سند کی حیثیت رکھتی ہے اور 85 سال گزرنے کے باوجود آج تک شائع ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نپولین ہل نے صبر اور دوراندیشی سے کام لیا۔ وہ اگر اینڈریو کارنیگی کی شرط ماننے سے انکار کر دیتا تو آج یہ شاندار کتاب وجود میں نہ آتی۔

ہم اگر اپنے معاشرے کا جائزہ لیں تو لوگوں کی اکثریت ایسی ہے جو زندگی بھر ایک ہی جگہ رہتی ہے اور ترقی نہیں کر پاتی۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے پاس وژن نہیں ہے۔ ہمیں یہ نہیں معلوم کہ 20 سال بعد ہم کہاں ہوں گے۔ ہم انفرادی اور اجتماعی طور پر بڑی سوچ سے محروم ہیں اور اسی وجہ سے زوال پذیر ہیں۔ حالانکہ وژن میں اتنی طاقت ہے کہ یہ انسان کی زندگی بدل سکتا ہے۔ بعض زندگی بھر ناکام رہتے ہیں، جب کہ کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو مختصر عرصے میں شاندار ترقی حاصل کر لیتے ہیں کیوں کہ ان کے پاس وژن ہوتا ہے، جو انھیں راستہ دکھاتا اور انھیں منزل تک پہنچاتا ہے۔ کسی بزرگ سے پوچھا گیا کہ عقل مند کون ہے؟ تو جواب ملا عقل مند وہ ہے جو اپنے آج میں منصوبہ بندی کرتے ہوئے مستقبل کو بہتر کرے۔ آپ نے پہاڑ چڑھنے والوں کو دیکھا ہوگا، وہ خود کو ایسی رسی سے باندھ کر رکھتے ہیں جس کا ایک سرا کسی مضبوط کیل سے بندھا ہوتا ہے۔ اس رسی کا فائدہ یہ ہے کہ اگر چڑھنے والا پہاڑ سے پھسل بھی جائے تو گرنے سے محفوظ رہتا ہے۔ وژن بھی یہی کام کرتا ہے۔ یہ انسان کو Track (سمت) پر رکھتا ہے اور اگر وہ Detrack ہو جائے تو اسے واپس راستے پر لاتا ہے۔ ایسے شخص کی نظر ہر وقت اپنی منزل پر ہوتی ہے اور اپنے راستے میں آنے والی تمام مشکلات اور رکاوٹوں کو پار کرتا ہے۔ یہ محنت، کوشش اور مستقل مزاجی ایک دن اسے منزل تک پہنچا دیتی ہے۔

آپ کا وژن کیا ہے؟ آپ کے خواب کیا ہیں؟ کیا آپ کا بھی کوئی وژن ہے؟ کیا آپ اپنا مقصد پانے کیلئے محنت کر رہے ہیں؟ فیصلہ خود کیجئے اور اپنے اندر چھپی ہوئی دوراندیشی کی طاقت کو جان لیں۔ نیز ایسی حکمتِ عملی اپنائیں جو آپ کو آپکی منزل تک پہنچا دے۔